اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — روزنامہ الفضل — ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی — قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان — THE DAILY ALFAZL QADIAN. — قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۹ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۳۸

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غیر مبایعین کے اظہارِ محبت کا انوکھا طریق

جب سے غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق ان صداقتوں کا انکار کیا ہے۔ جن کا وہ سالہا سال تک نہ صرف خود اقرار کرتے رہے۔ بلکہ دنیا سے ان کا اعتراف کرانے کے لئے سرگرم جدوجہد میں مصروف رہے جس کی شاہد ان کی سابقہ تحریریں ہیں۔ اسی وقت سے ان کا قدم جادہ صواب سے دور ہٹتا چلا جا رہا ہے۔ بارہا ان کے سرکردہ افراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اقدس کے خلاف نہایت ہی ناروا الفاظ استعمال کر چکے ہیں۔ اور کرتے رہتے ہیں پھر جہاں آپ کی خاکِ پا کے برابر حیثیت نہ رکھنے والوں کو "حضرت مولانا" اور "حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ" وغیرہ لکھا جاتا ہے۔ وہاں آپ کا ذکر صرف "مرزا صاحب" کے روکھے پھیکے الفاظ سے کیا جاتا ہے۔ حتےٰ کہ ہر موقعہ پر ان کی کوشش یہ ہوتی ہے۔ کہ اس مقدس۔ اور برگزیدہ انسان کو جسے خدا تعالےٰ نے نبی اور رسول کہا جسے فخر دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبی کہا اور جس نے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت خود نبی ہونے کا دعوےٰ کیا۔ عام لوگوں کی نگاہ میں نہایت معمولی رنگ میں پیش کریں۔ اور اس طرح عوام کی خوشنودی حاصل کریں۔ یہ علٰحدہ بات ہے کہ اس میں انہیں قطعاً کامیابی نہیں ہوئی۔ اور نہ کبھی ہو سکتی ہے۔ لیکن انہوں نے ابھی تک اپنے اس شرمناک طریق عمل میں ذرہ بھر کمی نہیں کی۔ بلکہ روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔

پچھلے دنوں جب پشاور میں غیر مبایعین نے اپنے جلسہ کا اعلان کیا۔ تو جہاں اس میں "حضرت مولانا محمد علی صاحب" اور "مولانا مولوی صدرالدین صاحب" لکھا۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر صرف "مرزا غلام احمد صاحب" کے الفاظ میں کیا۔ اور جب اس کے متعلق "الفضل" میں لکھا گیا تو اس کا یہ جواب دیا کہ:۔ "محبت کے ان مقامات کا قادیان کے خشک ملانوں کو کیا علم" گویا اس طرز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرنا محبت کے مقامات سے واقف ہونے کا ثبوت ہے۔ اور یہ مقام قادیان کے خشک ملانوں کو حاصل نہیں۔ بلکہ پیغام بلڈنگس کے غیر مبایعین ہی ان پر فائز ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا غیر مبایعین کے واعظوں، لیکچراروں اور مشنریوں وغیرہ نے اس رنگ میں محبت کا اظہار صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہی مخصوص کر رکھا ہے۔ یا کسی اور کے لئے بھی یہ طریق استعمال کرتے ہیں۔ حال ہی میں "پیغام صلح" نے اپنے "مسیح موعود نمبر" میں اپنی انجمن کی "خدماتِ دینی" کے متعلق "مسلم اکابر کی آراء" پیش کرتے ہوئے ان کے نام یوں لکھے ہیں (۱) "اعلیٰحضرت ہز ہائی نس نواب صاحب مانگرول" (۲) "عالیجناب سر شیخ عبدالقادر صاحب بالقابہ" (۳) "عالیجناب کرنل ڈاکٹر حسان سہروردی کلکتہ" (۴) "جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی"۔

کیا اہل پیغام بتا سکتے ہیں کہ یہ طریق اظہارِ عزت و تکریم کے لئے اختیار کیا گیا ہے یا تحقیر کے لئے پھر اس سے محبت ٹپکتی ہے۔ یا نفرت اگر وہ طریق خطاب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق انہوں نے اختیار کر رکھا ہے یعنی آپ کا ذکر صرف "مرزا غلام احمد صاحب" یا "مرزا صاحب" کے الفاظ میں کرنا۔ اظہار محبت اور اظہار تکریم کا بہترین طریق ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ اور جو لوگ جن کا اعزاز انہیں منظور ہے اور جن سے محبت کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے نام اسی طرح نہیں لیتے۔

ممکن ہے ایسے اصحاب کے متعلق یہ کہہ دیا جائے چونکہ اُن سے ہمیں کوئی دلی تعلق اور محبت نہیں ہے۔ بلکہ محض ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کی خوشامد منظور ہوتی ہے اس لئے ان کے متعلق اظہارِ محبت کا وہ طریق اختیار نہیں کیا جا سکتا جس کا "قادیان کے خشک ملانوں" کو علم نہیں ہے۔ اس صورت میں ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ غیر مبایعین خصوصاً ان کے مشنریوں۔ اور "پیغام صلح" کو اپنے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے ساتھ بھی دلی محبت ہے یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو خیر ہمیں کچھ مزید کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر ہے یا ہونے کا ادعا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پچھلے دنوں قتل کی دھمکی کا ایک جعلی خط بنا کر کسی قدر نمائشی مظاہرہ بھی کیا گیا تھا۔ تو مقامات محبت کے اسرار سے واقف غیر مبایعین سے ہم پوچھتے ہیں۔ اپنے امیر سے وہ کیوں اسی رنگ میں اظہار محبت نہیں کرتے۔ اور کیوں انکا اسطرح نام لینا خلافِ ادب سمجھتے ہوئے ان کا ذکر "حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ" کے الفاظ سے کرتے ہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ غیر مبایعین کے چھوٹے بڑے سب جانتے ہیں۔ کہ عزت و احترام کے ساتھ کسی کا ذکر کرنے کا کیا طریق ہے۔ اور جہاں انہیں یہ بات مدنظر ہوتی ہے وہاں ہر قسم کے تعظیمی الفاظ نہایت فراخدلی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی وقعت چونکہ انکی نگاہ میں باقی نہیں ہے اس لئے آپکا ذکر نہایت لاپرواہی سے کرتے اور آپکے متعلق کوئی تعظیمی لفظ استعمال کرنا پسند نہیں کرتے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی ہے ؛

جماعت کا یوں بھی فرض ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ تو خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں ؛

تبرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبل ازیں ایسے اصحاب کی ایک فہرست اخبار میں درج کی جا چکی ہے۔ جن کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات کی فہرست موصول ہوئی تھی۔ اب اس تعلق میں بعد میں اطلاع بھیجنے والے احباب کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ باقی احباب بھی جن کے پاس حضور علیہ السلام کا کوئی تبرک ہے۔ وہ نظارت ہذا کو اس کی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ یہ فہرست مکمل ہو کر اس کو چیک کیا جا سکے ؛

۱۸۔ خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب ناظم تجارت تحریک جدید قادیان
۱۹۔ چودہری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاک پٹن
۲۰۔ حکیم محمد فیروز الدین صاحب قریشی انسپکٹر بیت المال قادیان
۲۱۔ عبدالمجید خان صاحب (امیر المجاہدین) ڈیرہ وال ضلع امرتسر
۲۲۔ مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ
۲۳۔ احمد گل صاحب سکنہ شاہ پور حال آبادان دایران
۲۴۔ محمد سلیمان صاحب قادیان

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے چھ افراد پھانسی سے بچ گئے

یہ خبر نہائت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ چودہری شہاب خان صاحب امیر جماعت احمدیہ موضع کلیاں ضلع شیخوپورہ کا ایک لڑکا اور چھ نہائت قریبی عزیز جن میں سے چھ کو سشن جج صاحب شیخوپورہ نے پھانسی کی اور ایک کو کالے پانی کی سزا دی تھی۔ اور جن کی بریت کے لئے الفضل ۲۸ اپریل میں نہائت دردمندانہ درخواست دعا درج کی گئی تھی۔ ۱۵ جون کو جسٹس بخشی ٹیک چند اور جسٹس دیوان رام لال نے سب کو بری کر دیا۔ چودہری صاحب موصوف کو مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ کے اس فضل کے شکریہ میں انہیں اور ان کے عزیزوں کو خدمت دین کی طرف بیش از پیش توجہ کرنی چاہیئے

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ جون سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲-۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ منظر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت درد شکم کے باعث علیل ہے۔ آج بطور علاج آپ کو مسہل دیا گیا۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

آج سپورٹس کلب کی ہاکی ٹیم اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ہاکی ٹیم پراونشل ہرڈیال ہاکی ٹورنامنٹ میں شمولیت کے لئے دہاریوال گئیں۔ احمدیہ سپورٹس کلب نے اپ لفٹ کلب دہاریوال کو ۹ گول سے شکست دی۔

افسوس میاں لعل خانصاحب متوطن علاقہ کیمبل پور جو کہ خود باہر تبلیغ کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ان کی لڑکی بعمر تقریباً ۹ سال جوہڑ ہاب میں چھوٹے چھوٹے کپڑے دھونے گئی تھی۔ پانی میں گر پڑی۔ اور بوجہ اس کے کہ کسی کو پتہ نہ لگا۔ اور کوئی امداد نہ پہونچ سکی۔ پانی میں ہی فوت ہو گئی۔ جنازہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا احباب دعائے نعم البدل کریں ؛

جماعت احمدیہ اٹھوال کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ اٹھوال کا جلسہ سالانہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جون ۱۹۳۸ء کو منعقد ہو گا۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور سے درخواست ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے تشریف لا کر جلسہ کو رونق بخشیں۔ جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ کے تشریف لانے کی بھی توقع ہے ؛

خاکسار۔ محمد رمضان انور سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اٹھوال ضلع گورداسپور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے نتائج کیسے ہونے چاہئیں

۱۱ - جون کو اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی اس دعوت میں جو مولوی محمد الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر کے اعزاز میں دی گئی - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

یہ جلسہ جیسا کہ تقریروں سے ظاہر ہے - اس غرض کے لئے منعقد کیا گیا ہے - کہ ماسٹر محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر اور دوسرے اساتذہ کو جنہوں نے اس سال کی میٹرک کلاس کو تیار کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے - مبارکباد دی جائے - اور ان کے کام پر اظہار خوشنودی کیا جائے ؎

جیسا کہ ماسٹر محمد دین صاحب نے جواب میں بیان کیا ہے - ہمارے سکول کا یہ نتیجہ بعض دوسرے سکولوں کے نتیجہ کے مقابلہ میں ایسا نہیں - کہ ہم اسے قابل اطمینان کہہ سکیں - قابل تسلی ہے مگر یہ نہیں - کہ اب کسی مزید جدوجہد کی ضرورت نہیں رہی لیکن روایات ہمیشہ اپنے پیچھے اپنا اثر چھوڑا کرتی ہیں - جن لوگوں کی روایات اچھی قائم ہو جائیں وہ

قلیل جدوجہد سے زیادہ کامیابی

حاصل کر سکتے ہیں - لیکن جن کی روایات ایسی نہ ہوں - انہیں کسی اعلےٰ مقام پر پہونچنے کے لئے زیادہ جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے - عربی میں کہتے ہیں - کہ العود احمد - یعنی جو کام دوسری دفعہ کیا جائے - وہ زیادہ اچھا ہوتا ہے - اس میں شبہ نہیں - کہ ہمارے سکول کا یہ نتیجہ بعض دوسرے سکولوں کے نتیجے کے مقابلہ میں اچھا نہیں کہلا سکتا - مجھے یاد ہے - کہ وزیر آباد کے ایک سکول کا نتیجہ متواتر سالہا سال تک سو فیصدی نکلتا رہا ہے - اور سالہا سال تک یونیورسٹی میں اعلےٰ امتیاز کے ساتھ کامیابی حاصل کرنے والے پہلے تین لڑکوں میں سے ایک ضرور اس سکول کا ہوتا رہا ہے - تو ایسے سکول بھی ہیں - جو

سو فی صدی نتائج

پیش کرتے ہیں - خصوصاً آریہ سکول لاہور سنٹرل ماڈل سکول لاہور - اور وزیر آباد کا وہ سکول جس کا میں نے ذکر کیا ہے جو ممکن ہے - اب ایسا اعلےٰ نہ رہا ہو ایسے نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اپنے سکول کے اس نتیجہ سے مطمئن نہیں ہو سکتے - لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ جو سکول چالیس - پینتالیس فیصدی نتیجہ نکالتا رہا ہو - وہ اگر ترقی کرکے نوے فیصدی سے اوپر نتیجہ نکالے - تو یہ ترقی یقیناً خوشکن ہے - اور ایک ایسا اچھا معیار ہے - جسے آئندہ قائم کرنے کے لئے اتنی محنت نہیں کرنی پڑے گی - جتنی پہلے کرنی پڑی ہے - اس سے کام کرنے والوں کے حوصلے بلند - اور ارادے مضبوط ہوں گے - اور طلباء کے اندر بھی یہ خیال پیدا ہوگا کہ ہم سے پہلوں نے یہ معیار قائم کیا ہے ہمیں اسے قائم رکھنا چاہیئے - اور اس لحاظ سے یہ تسلی بخش ہے - پس یہ نتیجہ جہاں ہمارے لئے اس وجہ سے خوشی کا موجب ہے - کہ نوے فیصدی سے اوپر نکلا ہے - وہاں اس لحاظ سے بھی خوشکن ہے - کہ

ہمارے اساتذہ اور طلباء

اب اس سے بھی آگے قدم ماریں گے اور کوشش کریں گے - کہ آئندہ سو فیصدی نکلے - اور جب اللہ تعالےٰ انہیں یہ کامیابی دے دے - کہ نتیجہ سو فیصدی نکلے - تو پھر یہ کوشش کریں گے - کہ طلباء صرف پاس ہی نہ ہوں - بلکہ اتنے نمبر حاصل کریں - کہ یونیورسٹی میں خاص عزت حاصل کر سکیں - اور ایسی پوزیشن حاصل کر لیں - کہ اگر آئندہ محنت اور لیاقت کا تسلسل جاری رکھ سکیں - تو اچھے عہدے حاصل کر سکیں ؎

یاد رکھنا چاہیئے - کہ

مومن کبھی چھوٹی چیز پر تسلی نہیں پاتا

میں نے کئی دفعہ مثال دی ہے - کہ سید اسماعیل شہید جہاد کے لئے دہلی سے پشاور جا رہے تھے - کہ رستہ میں انہوں نے سُنا - کہ ایک سکھ ایسا تیراک ہے - کہ وہ دریائے اٹک کو تیر کر عبور کر جاتا ہے - اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا - انہوں نے دریافت کیا - کہ کیا کوئی مسلمان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا - انہیں بتایا گیا - کہ نہیں - انہیں اس قدر غیرت آئی - کہ گو ایک ضروری کام کے لئے جا رہے تھے - مگر وہیں ٹھہر گئے - اور

تیرنے کی مشق

شروع کر دی - آخر اُسے چیلنج کیا - کہ آؤ - مقابلہ کر لو - اور پھر اسے شکست دی - تو اگر مسلمان بزرگ اپنے اندر اس قدر غیرت رکھتے تھے - کہ انہیں یہ بھی گوارا نہ تھا - کہ تیرنے میں کوئی سکھ مسلمان سے بڑھ جائے - تو تعلیمی لحاظ سے ہمیں جس قدر

دوسروں سے ممتاز رہنے کی کوشش

کرنی چاہیئے - وہ ظاہر ہے - ہمیں کوشش کرنی چاہیئے - کہ نہ صرف دین میں ہی غالب رہیں - بلکہ دنیا کے کاموں میں بھی ہر طرح سے دوسروں پر فضیلت حاصل کر سکیں ؎

بے شک یہ

ایک خواب اور خیال

ہے - مگر زندہ قوموں کے خواب پورے ہو کر رہتے ہیں - دنیا میں انسان کے تمام اعمال کے پیچھے دراصل خیال ہی کی طاقت ہے - جو اسے کامیاب کرتی ہے - کسی کام میں خواہ کتنی محنت اور کوشش کی جائے - اگر خیالات اعلےٰ نہ ہوں - تو کامیابی نہیں ہو سکتی - لیکن اگر خیالات اعلےٰ ہوں - تو تھوڑی سی محنت - اور جدوجہد سے بھی زیادہ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے - بچپن میں ہمیں سکول میں ایک کتاب پڑھائی جاتی تھی - جس میں ایک کہانی تھی - کہ کسی عورت کے بچہ کو عقاب اٹھا کر لے گیا - اور اسے جا کر پہاڑ کی ایک ایسی بلند چوٹی پر رکھ دیا - جہاں اس علاقہ کا کوئی آدمی چڑھ نہ سکتا تھا -

ماں کی مامتا

مشہور ہے - اور اس نے اس کے اندر ایسے جذبات پیدا کر دیئے - کہ باوجودیکہ رستہ نہایت دشوار گزار تھا - چوٹی بالکل سیدھی تھی - اور کہیں آسانی سے پاؤں رکھنے کی جگہ نہ تھی - مگر وہ چڑھتی چلی گئی - اور اپنے بچہ کو جا کر اٹھا لیا - لیکن جب بچہ اس کو مل گیا - تو اس کے ساتھ ہی وہ جذبات بھی ڈھیلے پڑ گئے - جن کے ماتحت وہ اوپر پہنچ گئی تھی - اور اسے محسوس ہو گیا - کہ اس کے لئے نیچے اُترنا مشکل ہے - اس پر اس نے شور مچانا شروع کیا - اور لوگوں نے بڑی مشکل سے رسّے وغیرہ پھینک کر اسے نیچے اُتارا - تو جب

جذبات اور خیالات میں طاقت

اور مضبوطی ہو۔ تو ان کے پیچھے جو اعمال ہوتے ہیں۔ ان میں کامیابی زیادہ آسان ہو جاتی ہے۔ قوموں کی ترقی کا موجب ہمیشہ ان کے ارادے ہوتے ہیں۔ اگر یہ خیال کر لیا جائے۔ اور فیصلہ کر لیا جائے کہ ہم دوسروں سے کسی لحاظ سے بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔ تو یہ خیال ایسی طاقت اور قوت پیدا کر دیتا ہے۔ کہ انسان واقعی دوسروں سے آگے نکل جاتا ہے۔ دیکھو

مسمریزم کیا ہے

خیالات ہی ہیں۔ لیکن اس سے ایسے ایسے حیرت انگیز کام ہو جاتے ہیں۔ کہ لوگ انہیں معجزہ سمجھتے ہیں۔ یورپ میں لاکھوں ایسے انسان ہیں جو سپرچولزم کے ماتحت اپنے ان خیالات کو بھی چھوڑ رہے ہیں۔ جنہیں وہ سائنس کے ماتحت مانتے تھے۔ اور بہت سے فلاسفر اور ڈاکٹر سپرچولزم کی طرف چلے جا رہے ہیں۔ حالانکہ صحت نظر سے اگر دیکھیں۔ تو یہ صرف خیالات کی طاقت ہے۔ لیکن جو لوگ حقیقت سے واقف نہیں وہ دھوکہ کھا جاتے ہیں مشہور نومسلم مسٹر عبداللہ کوئیلم جو اس وقت پروفیسر لیون کے نام سے لنڈن میں رہتے ہیں۔ ان کا اصل نام تو عبداللہ کوئیلم ہی ہے۔ مگر ان سے ایک دفعہ ملکی قانون کے ماتحت کوئی جرم سرزد ہو گیا تھا۔ اور ان کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے۔ لیکن وہ فرار ہو گئے۔ اور بعد میں

حکومت برطانیہ کی شاندار خدمات

سرانجام دیں۔ جن کی وجہ سے حکومت ان کو سزا دینا نہ چاہتی تھی۔ اور ساتھ ہی قانون کو توڑنا بھی اسے گوارا نہ تھا۔ اس لئے انہیں اس نام کے ساتھ وہاں رہنے کی اجازت دے دی گئی۔ پولیس کو بھی اس بات کا علم ہے۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی۔ یورپ میں سب سے پہلے اسلام کو پھیلانے والے وہی ہیں۔ میں جب انگلستان گیا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ

سپرچولزم کا اثر

یہاں بہت پھیلتا جا رہا ہے۔ اور بڑے بڑے لائق لوگ اس میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں مجھے بتائیں کہ اس کی اصلیت کیا ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ دراصل انسانی خیالات کی طاقتوں کا نتیجہ ہے۔ جس کا قطعی اور یقینی ثبوت یہ ہے۔ کہ اس کے پیچھے حقیقت بالکل نہیں ہوتی۔ اس ضمن میں میں نے انہیں چند ایک باتیں بتائیں۔ جن میں سے ایک یہ تھی کہ روح اسی زبان میں باتیں کرتی ہے جو میڈیم کی ہو۔ مثلاً ایک انگریز میڈیم ہو۔ تو جو روح آئے گی۔ وہ ضرور انگریزی میں ہی بات کرے گی۔ یا کسی ایسی زبان کے الفاظ استعمال کرے گی۔ جو بچپن میں سنے ہوں۔ مثلاً بچپن میں وہ کبھی فرانس گیا ہو۔ اور اسی وقت سے فرانسیسی زبان کے بعض الفاظ اس کے دماغ میں محفوظ ہوں گے۔ کیونکہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ بچپنے کے ایام کی بعض باتیں بھی انسانی دماغ میں محفوظ رہتی ہیں۔ اور کبھی کوئی روح کسی ایسی زبان میں بات نہ کرے گی۔ جس سے کبھی کوئی تعلق نہ رہا ہو۔ اگر کسی عرب کی روح آئے۔ تو وہ بھی انگریزی میں بات کرے گی۔ اور فرانسیسی کی آئے تو وہ بھی اور افریقین کی روح بھی۔ میں نے کہا کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اگلے جہان میں سب انگریزی ہی بولتے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا۔ کہ آپ کی یہ دلیل بالکل ٹھیک ہے۔ اور مجھے اس کا

ذاتی طور پر تجربہ

بھی ہے۔ ایک دفعہ میرے ایک دوست مجھے ایک ایسی مجلس میں ساتھ لے گئے اور کہا کہ ایک دفعہ دیکھ لو۔ چنانچہ میں گیا۔ گانا وغیرہ گایا گیا۔ اور جب وہ حالت آئی۔ تو مجھے کہا گیا کہ تم بتاؤ کس کی روح آئے۔ میں نے کہا مجھے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے

سب سے زیادہ انس

ہے۔ ان کی روح کو بلاؤ۔ اس پر ایک روح آئی۔ جو گویا ان کے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح تھی۔ مگر وہ بات چیت انگریزی میں کرتی تھی۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے سورۂ فاتحہ سنائیں اس سوال پر میڈیم میں کچھ گھبراہٹ سی پیدا ہوئی اور اس نے کہا کہ مجھے تو یہ نہیں آتی میں نے کہا زندگی بھر آپ لوگوں کو سکھاتے رہے۔ اور ہر نماز کی ہر رکعت میں اسے پڑھنے کا حکم دیا۔ پھر اب آپ بھول گئے۔

سپرچولزم کی تردید

کے اور بھی دلائل ہیں مگر سب سے زبردست یہ ہے کہ کیا وجہ ہے سب روحیں اپنی اپنی زبان بھول جاتی ہیں اور انہیں صرف وہی یاد رہتی ہے جو میڈیم کی ہو۔

اس میں شبہ نہیں کہ اس کیفیت کے ماتحت انسان ایسی عجیب کارروائیاں کر لیتا ہے۔ کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا ہے۔ دراصل Subjective mind. میں اللہ تعالےٰ نے ایسی طاقتیں رکھی ہیں۔ کہ وہ ایسے عجیب کام کر لیتا ہے۔ جن کو Objective mind. سمجھنے سے بھی قاصر رہتا ہے۔ میں نے خود تجربہ کیا ہے۔ کہ

سر کے پیچھے کتاب

کھول کر رکھ دی۔ اور اس صفحہ کے بعض الفاظ پڑھ لئے۔ بظاہر یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی مگر Subjective mind میں یہ طاقت ہے۔ اور جب محض خیال سے اس قدر عجیب اور حیرت انگیز کام دنیا میں ہوتے ہیں۔ تو جب یہ خیال ایمان کی شکل اختیار کرے۔ تو پھر تو کوئی چیز اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ "اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے۔ کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا۔ اور وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔" (متی ۱۷/۲) اور جب خالی خیال اس قدر

عظیم الشان تغیر

پیدا کر سکتا ہے۔ اور ایسی قوتیں بخش سکتا ہے۔ کہ جن سے انسان ایسے کام کر لیتا ہے۔ کہ جو دوسری صورت میں ممکن نہیں۔ تو جب خیالات ایمان کی حالت میں آجائیں۔ تو تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ ان سے کس قدر طاقت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس سے ایسی آگ پیدا ہوتی ہے کہ جو دنیا کی سب گاڑیوں کو کھینچ کر لے جائے؛

پس کارکنوں میں ایسا جذبۂ یقین پیدا ہونا چاہیئے۔ جو طالب علموں کے اندر بھی سرائت کر جائے۔ اور جب دونوں کے اندر ایک سے جذبات ہوں گے تو ایک ایسا نتیجہ نکلے گا۔ جو دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے مفید ہوگا۔

ہمارے سکول کا مقصد

صرف یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ طلبا پاس ہو جائیں۔ انہیں کم سے کم قرآن کریم کا اس قدر ترجمہ آنا چاہیئے۔ کہ قرآنی مطالب کا سمجھنا ان کے لئے سہل اور آسان ہو جائے۔ اگر یہ چیز پیدا نہیں ہو سکتی۔ تو نتیجہ خواہ کیسا اچھا نکلے وہ مفید نہیں ہو سکتا؛

ماسٹر محمد دین صاحب کے اس خیال سے میں متفق ہوں کہ یہ کامیابی دراصل

ٹیم کی کوششوں کا نتیجہ

ہے۔ اس میں شک نہیں کہ چند سالوں سے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بعض ایسے اساتذہ دئے ہیں جو نہایت محنت سے کام کرتے ہیں۔ لیکن ماسٹر صاحب کے اس خیال سے میں متفق نہیں ہوں۔ کہ انہوں نے جب سے ہائی کلاسز کو پڑھانا چھوڑا ہے۔ نتائج اچھے نکل رہے ہیں وہ اگر چھوٹی جماعتوں کو پڑھاتے ہیں تو اس کے یہ معنے نہیں کہ بڑی جماعتوں کے نتائج میں ان کی کوششوں کا دخل نہیں۔ بلکہ ان کا چھوٹی جماعتوں کو پڑھانا لڑکوں کے اندر ایسی قابلیت پیدا کر دیتا ہے۔ کہ وہ آگے جا کر

اچھے نتائج

پیدا کر سکیں۔ اور نتائج کی خرابی کی ایک بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ بعض طالب علم چھوٹی جماعتوں سے کمزور آتے ہیں۔ بہر حال یہ کامیابی ایک شخص کے کام کی نہیں۔ بلکہ سب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اور سارے ہی تعریف کے مستحق ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اب گول کے قریب پہونچکر سست نہیں ہو جائیں گے بلکہ کوشش کرینگے کہ ترقی زیادہ ہو اور نتائج سو فیصدی نکلیں اور جب اس میں کامیابی ہو جائے۔ تو پھر کوشش کریں کہ طلباء یونیورسٹی میں خاص امتیاز حاصل کر سکیں۔ اور جب یہ حاصل ہو جائے تو پھر کوشش کریں کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ طلباء دینی لحاظ سے بھی ترقی کریں اور وہ غرض پوری ہو سکے۔ جو اس سکول کو قائم کرنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر تھی۔ چونکہ سنت ہے کہ جو دعوت کرے اس کے لئے دعا کی جائے۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں۔ دوسرے دوست بھی شامل ہوں۔

کیا ہر مدعی نبوت کاذب و کافر ہے؟

غیر مبایعین کیلئے ناقابل حل عقدہ!

جنوری ۱۹۳۸ء میں غیر مبایعین نے مغربی افریقہ کے لئے مولوی غلام نبی صاحب مسلم کو بطور مبلغ بھیجا۔ مسلم صاحب سیر الیون گئے۔ اور تین چار ماہ کی سیر کے بعد واپس آگئے ہیں۔ اس واپسی کے اسباب و علل کا تجزیہ کرنا نہیں چاہتا۔ مسلم صاحب اپنی ذمہ داری کو نباہ نہ سکے" یا ان کی انجمن نے ان سے "غداری" کی۔ اس کا فیصلہ کرنا میرا کام نہیں۔ غیر مبائع مبلغ کے سفر اور واپسی کے کچھ حالات جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں ذکر کئے ہیں۔ اس مضمون کے جواب میں یا اپنے کینہ کے اظہار کے لئے پیغام صلح نے "مغربی افریقہ کے قادیانی مبلغ کی حرکات مذبوحی" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا ہے۔ پیغامی مبلغ نہایت ناکامی اور بے ہمتی کا مظاہرہ کرتا ہوا تبلیغ اسلام کے میدان سے منہ موڑ کر لاہور واپس آگیا۔ یہ تو غیر مبایعین کے نزدیک کامرانی اور ظفر مندی ہے۔ لیکن احمدی مبلغ کا جو سالہا سال سے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے افریقہ کے ریگستانوں میں سرگرداں ہے پیغامی مبلغ کے سچے حالات بیان کرنا بھی "مذبوحی حرکات" ہیں۔ مضمون خاص پیغام صلح کی اپنی زبان میں لکھا گیا ہے۔ اس لئے میں ان ناشائستہ کلمات کا جواب تو کجا انہیں اس جگہ نقل کرنے کی بھی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہاں ایک اصولی بات عرض کرنا چاہتا ہوں لکھا ہے:۔

"آنحضرت کے بعد مدعی نبوت کو کاذب و کافر خود حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ جس کا اظہار ہم علانیہ کرتے ہیں۔ چونکہ ہم حضرت مسیح موعود کو ہر قسم کی نبوت کے دعوے سے بری سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ اس کے ماتحت آ ہی نہیں سکتے۔"

(پیغام صلح ۱۲ مئی ۱۹۳۸ء)

اس عبارت کا صاف مطلب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت (تشریعی ہو یا غیر تشریعی) کا مدعی غیر مبایعین کے نزدیک کاذب اور کافر ہے۔ قطع نظر اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کا فقرہ ان معنوں میں استعمال فرمایا ہے۔ یا نہیں۔ میں غیر مبائع اصحاب کے سامنے صرف مندرجہ ذیل دو عبارتیں پیش کرتا ہوں:۔

(۱) جناب مولوی محمد علی صاحب ۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو گورداسپور کی عدالت میں مولوی کرم الدین صاحب کے مقدمہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں حلفیہ طور پہ بیان کرتے ہیں۔ کہ

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اور اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔"

(۲) اخبار پیغام صلح کے جملہ متعلقین کی طرف سے متفقہ حلفیہ اعلان ہوا تھا۔ کہ:۔

"ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کیلئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے۔"

(پیغام صلح ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

ہر دو عبارتیں اپنا مفہوم روز روشن کی طرح بتا رہی ہیں۔ کہ ۱۹۰۴ء بلکہ آخر ۱۹۱۳ء تک غیر مبایعین کے امیر اور دوسرے تمام اکابر کے عقیدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی نبوت تھے۔ اور اس دعوی میں صادق تھے۔ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اس لئے آج کسی غیر مبائع کا یہ کہنا کہ "ہم حضرت مسیح موعود کو ہر قسم کی نبوت کے دعوے سے بری سمجھتے ہیں۔" قطعاً قابل پذیرائی نہیں۔ لہذا غیر مبایعین کی موجودہ حالت کے ماتحت ان کے اس قول سے کہ "آنحضرت کے بعد ہر قسم کی نبوت کا مدعی کاذب اور کافر ہے" دو ہی نتیجے نکل سکتے ہیں:۔

اول:۔ وہ حضور علیہ السلام کو مدعی نبوت مان کر مندرجہ بالا کلیہ کے تحت نعوذ باللہ کاذب اور کافر مانتے ہوں۔ لیکن اپنے اس خیال کا اظہار ذرا پیچدار عبارت میں کر رہے ہوں۔

دوم:۔ وہ جس مقدس انسان کو ۱۹۰۴ء میں "مدعی نبوت" اور ۱۹۱۳ء میں "اللہ تعالیٰ کا سچا رسول" مانتے تھے اسے آج ہر قسم کی نبوت کے دعوی سے بری سمجھتے ہوں۔ انہوں نے اپنا عقیدہ ہی تبدیل کر لیا ہو۔

پہلے نتیجہ کی صحت کی صورت میں غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکذب اور مکفر ثابت ہونگے۔ اور دوسرے نتیجہ کو درست ماننے کی صورت میں غیر مبایعین کی تبدیلی عقیدہ اظہر من الشمس ہے نیز یہ کہ وہ جماعت احمدیہ کے اس مسلک سے منحرف ہو چکے ہیں۔ جو ۱۹۰۴ء یا ۱۹۱۳ء میں تھا۔ از روئے عقل ان عبارتوں کی موجودگی میں تیسری کوئی صورت نہیں۔ میں جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے سنجیدہ مزاج ساتھیوں سے باادب درخواست کرتا ہوں کہ وہ اب بھی اپنے موجودہ رویہ پر نظر غائر × ڈالکر فیصلہ فرمائیں۔ کہ حق کس طرف ہے۔ اور اس عقدۂ لاینحل کا ان کے پاس کیا حل ہے؟

خاکسار ابو العطاء الجالندھری

سو یا اس سے کم پچھتر فیصدی تک بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

کمی والی جماعتوں کو تلافی کیلئے مزید کوشش کرنی چاہیئے

شکریہ کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل جماعتوں نے اپنے سالانہ بجٹ ۳۸-۱۹۳۷ء کو ۱۰۰٪ کی نسبت کے ساتھ پورا کر کے اپنی ذمہ داری کا پورا عملی ثبوت دیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں ان جماعتوں کے عہدہ داروں اور احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے بجٹوں کو پورا کرنے میں ہر ممکن کوشش فرمائی۔ اور توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ آئندہ بھی بجٹوں کو پورا کرنے کے لئے اسی طرح جد و جہد جاری رکھیں گے اور بجٹوں کو پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

حلقہ کارکنان قادیان۔ دارالامان متفرق۔ بٹالہ۔ قلعہ لال سنگھ۔ خان فتح لودھی ننگل۔ کلو سوہل گنج۔ دھرکوٹ۔ اندھاوا۔ لمین کرال۔ گورداسپور پٹھانکوٹ۔ دولت پور۔ بہلولپور۔ پیر وشاہ۔ پکھیوال۔ رتو چک۔ لنگروال کھوکھر کھجوروالی۔ مالو کے بھگت۔ بھینو ماجوہ۔ رنگے پور۔ دوجوال گلانوالی بھوباں وڈالہ۔ بسندر گڑھ۔ گنج مزنگ بھمبر ہانڈو۔ جلو۔ فیروز والہ وزیر آباد تونیکی۔ موہلنکی۔ تلونڈی راہ والی سکھیکی منڈی۔ احمد آباد چک نمبر ۵۵۹ بھرڑت چک نمبر ۴۳۸ چک نمبر ۱۹۵ رکھ جنڈانوالہ چک نمبر ۶۴۵ (لائل پور) سرگودھا چک نمبر ۸۶/۸۷ چک نمبر ۱۰۴ دھیر کے خوشاب۔ بھیرہ۔ گھوگھیاٹ۔ دھیر کے کلاں۔ ڈنگہ۔ چک سکندر۔ گھیٹر بھمبار سوک کلاں۔ موزہ دیو۔ کلر کہار۔ کوٹ فتح خان۔ ڈیرہ غازی خان۔ شادن لنڈ بستی رندان۔ لنڈی کوتل۔ کوہاٹ پاڑہ چنار۔ بنوں۔ کھروڑ پکا۔ میاں چنوں۔ چک نمبر ۱۵۲ یا کرہ۔ چک نمبر ۵۶۳ جلہ ارائیاں۔ سمہ سٹہ (ملتان) منٹگمری نور شاہ۔ پٹی۔ موگا۔ فاضلکا۔ بنگہ۔ کریام اوڑ گوڑہ۔ صریح۔ نور محل۔ بھاگو رائیں پرجیاں خورد۔ سرہند۔ جھمٹ۔ رائپور برنالہ۔ ہربنس پورہ۔ انبالہ۔ شملہ۔ دہلی کانپور۔ حصار۔ ناصر آباد سندھ۔ پنجمور سندھ کوٹ احمدیاں۔ کھیپرو۔ ٹالوری۔ سیوہن (سندھ) برنج ورکس کوٹری۔ باندی جودھپور۔ منصوری۔ شاہجہانپور فیض آباد۔ مونگھیر۔ سری پارویدن پدا۔ خوردہ۔ بنگال پراونشل۔ بھوپال سکندر آباد دکن۔ یادگیر۔ شموگہ۔ مدراس کولمبو۔ بمبوں۔ مگوئی۔ زابل زنجبار۔ ممباسہ۔ کلنڈینی۔ گولڈ کوسٹ۔ شکاگو۔ جاوا۔ مسقط

۲۔ حسب ذیل وہ جماعتیں ہیں۔ جنہوں نے سو سے کم ۷۵ فیصدی تک بجٹ پورے کر دیئے ہیں۔ امید ہے۔ جو کمی رہ گئی ہے۔ اسکو سال رواں کے بجٹ کے ساتھ پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

دنجواں۔ گلانوالی۔ لسراداں۔ بیری گھوڑیواہ۔ بگول۔ بھینی۔ لسواک۔ گھٹیر رحیم آباد۔ گکھنو کے جھ۔ عزیز پور۔ ڈوگری لپسرور۔ نوشہرہ۔ قلعہ صوبا سنگھ بھاگووال (سیالکوٹ) بھکوپٹی۔ داعیوال سیداں۔ خانانوالی۔ میانوالی کوٹ باجوہ۔ اجنالہ۔ لاہور چھاؤنی علی پور۔ شمس آباد۔ شاہدرہ۔ چک چھور دوستہ پور (شیخوپورہ) کرتو۔ تلونڈی کھجوروالی۔ ندرسہ۔ چھٹہ۔ گکھڑوالی نمبر ۳۱۲ گوجرہ۔ جڑانوالہ۔ بہلولپور نمبر ۱۲۷ چک شیر کا نمبر ۲۷۸ تلونڈی نمبر ۱۰۸ لودھی ننگل نمبر ۳۰۹ چک نمبر ۹۷-۹۹ مجوکہ چک نمبر ۳۳ چک نمبر ۸۶ مڈھ رانجھا۔ ادرحمہ سعد اللہ پور۔ مونگ۔ ڈیرہ نانبرہ۔ سرائے عالمگیر۔ جوڑہ کرنانہ۔ پٹیالہ سائیاں۔ بھلیسر۔ جہلم۔ دوالمیال کالا گوجراں۔ راولپنڈی کیمل پور۔ برنج ورکس راولپنڈی۔ بستی سبزدار ایبٹ آباد۔ پشاور۔ نوشہرہ۔ والو کیمپ۔ ملتان۔ چک نمبر ۱۲۵/۱۰R چک نمبر ۶/۱۱L چک نمبر ۵۵/۵L محمود پور۔ چک نمبر ۳/۱۱L احمد یانوالہ۔ بنگہ۔ گھنگرانوالہ فیروز پور شہر۔ زیرہ۔ سلیمانکی ہیڈ ورکس۔ نکودر۔ ہوشیارپور۔ پھگلانہ۔ کاٹھ گڑھ۔ بیگم پور۔ کنڈھی۔ جگراؤں علی پور کھنہ۔ ملیر۔ پٹیالہ۔ لجنہ اماء اللہ پٹیالہ۔ سنور۔ نابھہ۔ شاہ آباد۔ ہانسی الھنور۔ کالابن کوٹلی۔ کوئٹہ۔ آگرہ جے پور۔ میرٹھ۔ علی پور کھیڑہ۔ کنڈرا پاڑہ رانچی۔ حیدر آباد دکن عثمان آباد۔ آبادان حفنیدیہ بغداد۔ نیروبی۔ سرابایا (جاوا)

ناظر بیت المال قادیان

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں میں حسب ذیل اصحاب کو ۱۲ جون ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) حلقہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ — چوہدری عبد اللہ خانصاحب آف داتہ زید کا
(۲) جماعت احمدیہ لائل پور — ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ریلوے اسسٹنٹ سرجن
(۳) " " سیدوالہ — سید سمیع اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر
(۴) " " بغداد — مرزا برکت علی صاحب

ناظر اعلےٰ قادیان

انجمن احمدیہ وشنو پور کا چھٹا سالانہ جلسہ

۵ جون بروز اتوار مسجد احمدیہ کے صحن میں سالانہ تبلیغی جلسہ زیر صدارت چوہدری مظفر الدین صاحب بی اے مبلغ دعوت و تبلیغ منعقد ہوا۔ کاروائی ۱۱ بجے سے شروع ہو کر شام کے ۸ بجے تک جاری رہی۔ جلسہ میں اطراف و جوانب کے مختلف مقامات سے احمدی احباب کثرت سے شریک ہوئے اور بعض سنجیدہ طبقہ کے غیر احمدی بھی آئے۔

مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ دعوت و تبلیغ قادیان مولوی حیدر علی صاحب مولوی عزیز الدین صاحب مبلغ پراونشل انجمن احمدیہ بنگال مولوی احمد علی صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ناروا۔ مولوی غلام صمدانی صاحب بی اے امیر جماعت احمدیہ علاقہ برہمن بڑیہ و چوہدری مظفر الدین صاحب مبلغ دعوت و تبلیغ صدر جلسہ نے تقاریر سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ اور پبلک پر بہت عمدہ اثر ہوا۔ خاکسار وزیر علی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ وشنو پور بنگال

خریداران الفضل سے ضروری گزارش

براہِ مہربانی خریداران الفضل سے گذارش ہے۔ کہ وہ دفتر مینجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت پتے صاف اور خوش خط تحریر فرمایا کریں۔ تاکہ خطوط کی تعمیل جلدی اور آسانی کے ساتھ ہو سکے۔ نمبر خریداری کا حوالہ بھی ضرور دینا چاہیئے۔ اسی طرح منی آرڈروں کے کوپنوں پر جو کچھ لکھا جائے وہ بھی ایسا ہونا چاہیئے جو بآسانی پڑھا جا سکے۔

مینجر

وصیّت بحال کردی گئی

چوہدری علی احمد صاحب موصی نمبر ۲۳۲۲ انسپکٹر واچ اینڈ وارڈ محکمہ ریلوے کی وصیت اس بناء پر منسوخ کردی گئی تھی۔ کہ انہوں نے حصہ آمد کا بقایا ادا کرنے سے معذوری ظاہر کی تھی۔ اب انہوں نے حصہ آمد کا بقایا ادا کر دیا ہے۔ اس لئے اب ان کی وصیت بحال کردی گئی ہے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

ضرورت ڈاکٹر

چار پانچ ماہ کیلئے عارضی طور پر افریقہ کے ایک علاقہ میں ایک M.B.B.S. ڈاکٹر کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جس کو ۹۰۰ شلنگ ماہوار تنخواہ ملے گی۔ یہ بھی امکان ہے کہ بعد میں مستقل ملازمت کا انتظام ہو جائے۔ لیکن یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ خواہشمند احباب فوری طور پر اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر مقامی عہدیداران کی سفارش کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان

ضرورتِ ملازمین

(۱) ایک ادارہ میں ایک آفس سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ اس اسامی کے لئے ان صاحب کا انتخاب کیا جائے گا۔ جنہوں نے پنجاب اریگیشن سکرٹریٹ یا یو.پی سکرٹریٹ میں کام کیا ہو۔ یا پھر وہ جو سرکل ہیڈ کلرک ہوں یا رہے ہوں۔ جو صاحب اب گورنمنٹ ملازم ہوں وہ بھی ڈیپوٹیشن پر لئے جا سکتے ہیں۔ ریٹائرڈ اصحاب کو کم از کم ۲۰۰ روپے تنخواہ ملے گی۔ لیکن تجربہ وغیرہ کے لحاظ سے تنخواہ زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

(۲) ایک سٹینوگرافر کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم انٹر میڈیٹ یا سینئر کیمبرج تک ہو۔ شارٹ ہینڈ کی رفتار بکیصد لفظ اور ٹائپ کی رفتار چالیس لفظ۔ کم از کم عمر تیس سال سے کم ہو۔ تنخواہ 60-5-90/5-110 ہوگی۔ گزشتہ تجربہ اگر ہو تو اس کو ترجیح ہوگی۔

(۳) اوورسیر اور سب اوورسیر جن کا سکیل 50-3-89/3-125 اور 90-2½-70/2½-40 ہے۔ کی ضرورت ہے

احباب اپنی درخواستیں مقامی عہدیداران کی سفارش کے ساتھ سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں:۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان

ضروری اعلان

نظارت امور عامہ کو ایسے احباب کے پورے کوائف اور پتوں کی جلد ضرورت ہے جن میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جاتی ہوں:۔

(۱) میٹرک پاس ہوں (۲) تین یا چار سال کا کورس کسی ٹیکنیکل سکول یا کالج سے پاس کیا ہوا ہو (بجلی یا میکنیکل)

نوٹ:۔ اگر کوئی دوست کسی ٹیکنیکل سکول یا کالج میں پڑھ رہے ہوں اور انہوں نے دو سال سے زیادہ کورس ختم کر لیا ہو۔ تو وہ بھی اپنے پتوں سے مطلع کر سکتے ہیں۔

(۳) عمر ۱۸ سال سے ۲۴ سال تک ہو (۴) عمدہ صحت کیلئے ڈاکٹری تصدیق ہو۔

نوٹ:۔ اطلاع کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھی ساتھ بھجوایا جائے:

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

جدید محلہ کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے کہ محلہ جدید جس کے قطعات کی فروخت کے متعلق الفضل میں اعلان ہوتا رہا ہے۔ اس کا نام محلہ دارالشکر غربی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ محلہ دارالشکر کے ساتھ متصل غربی جانب واقع ہے۔ اور دارالشکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا رکھا ہوا نام ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ اور چونکہ اس محلہ میں اب تھوڑے قطعات خالی رہ گئے ہیں۔ اور یہ محلہ موقع کے لحاظ سے سارے محلوں سے سستا ہے۔ اس لئے جو دوست اس محلہ میں زمین خریدنی چاہیں۔ وہ فوراً توجہ فرمائیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ایم۔اے۔ قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت سردار گوربچن سنگھ صاحب ایڈیشنل سب جج درجہ چہارم سیالکوٹ

۱۱۴؍ ۱۹۳۸ء

حسو۔ دیوان۔ سلطان پسران بڈھا۔ نور الٰہی۔ گاماں بالغان و رسولا نابالغ بولایت نور الٰہی برادر خورد پسران مہند۔ غلام درویش پسران سیتاں۔ نور محمد ولد جیل اقوام جٹ ساکنان بڈھا پنڈ تحصیل نارووال مدعیان

بنام

مہند وغیرہ مدعا علیہم

دعویٰ دخلیابی اراضی و مکان واقع موضع بڈھا پنڈ

بنام مہر ولد گوہر۔ رحمت ولد مولو۔ گھسیٹا ولد حسو۔ نہا ود سپندی پسران بوٹا قادر ولد اللہ دتا۔ اللہ رکھا ولد قطبا اقوام جٹ ساکنان موضع بڈھا پنڈ تحصیل نارووال مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں درخواست و بیان حلفی مدعیان سے عدالت کو یقین ہو گیا ہے کہ مدعا علیہم مذکوران کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی خلاف مدعا علیہم جاری کر کے لکھا جاتا ہے۔ اگر مدعا علیہم تاریخ پیشی ۲۲؍ ۶؍ ۳۸ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی

آج بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

۱۴؍ ۶؍ ۳۸

دستخط حاکم

مہر عدالت

329

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ - ۱۶ جون - پنجاب اسمبلی نے فیصلہ کیا تھا - کہ پنجاب یونیورسٹی کے لئے ایک تنخواہ دار وائس چانسلر رکھا جائے - لیکن یونیورسٹی سینٹ نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا تھا - کہ تنخواہ دار وائس چانسلر کی ضرورت نہیں - اب گورنر پنجاب نے چانسلر کی حیثیت سے تنخواہ دار وائس چانسلر کی منظوری دیدی ہے کیونکہ ان کی رائے میں غیر سرکاری یا اعزازی وائس چانسلر اپنا وقت یونیورسٹی کے مفاد کے لئے نہیں دے سکتا - اس اسامی کے لئے مقابلہ منعقد کیا جائیگا اور امیدواروں سے درخواستیں طلب کرنے کے لئے اشتہار دیا جائیگا -

شملہ ۱۶ جون - ہز ہائینس سر آغا خان نے شاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے بیس ہزار روپیہ چندہ دیا ہے -

لاہور - ۱۶ جون شاہ عالمی دروازہ کے باہر آتشبازی کی ایک دکان زبردست دھماکے کے ساتھ منہدم ہوگئی - اور ساتھ ہی ملحقہ دو اور دوکانیں بھی ہموار ہوگئیں - دھماکے کیساتھ چھتوں کی کڑیاں اور اینٹیں ہوا میں اڑنے لگیں - کئی راہ گیر مجروح ہوگئے - جن میں سے تین کے زخم شدید ہیں -

برہمن بڑیہ - ۱۶ جون صدر کانگرس مسٹر بوس آج یہاں آئے - کانگرسیوں نے آپ کا جلوس نکالا - کہا جاتا ہے - کہ جب یہ جلوس سٹیشن روڈ پر جا رہا تھا - تو بعض مسلمانوں نے جو مسٹر بوس کے بیان کے مطابق مسلم لیگ سے تعلق رکھتے تھے - جلوس پر خشت باری شروع کردی جسکے نتیجہ میں مسٹر بوس کے علاوہ پندرہ اور اشخاص بھی مجروح ہوئے -

لکھنؤ - ۱۶ جون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اناؤ نے حکومت کی ہدایات کے مطابق مسٹر بشمبر دیال ایم - ایل - اے ایڈیٹر سنگرام کو حکم دیا تھا - کہ ایسی خبریں اور مراسلیں شائع نہ کریں - جو فرقہ وار فسادات پیدا کریں - یا جن سے دو قوموں میں منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہو - ایڈیٹر مذکور نے اس نوٹس کے جواب میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا ہے - کہ آپ کا انتباہ خلاف قانون ہونے کے علاوہ غیر مجاز بھی ہے - لہذا میں اس پر عمل کرنے سے انکار کرتا ہوں آپ سنگرام کے جس مضمون کے متعلق چاہیں - قانونی چارہ جوئی کریں -

مدراس - ۱۶ جون ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ انڈین ریلوے انکوائری کمیٹی کی سفارش کے مطابق فیصلہ کیا گیا ہے - کہ آئندہ سرکاری ریلوں میں ایجنٹ کے عہدے کو جنرل مینجر کہا جائے گا -

لنڈن - ۱۶ جون اطالیہ کے دارالسلطنت روما میں تین سو لوگ ایسے ہیں - جو بوٹ پالش کرکے گزر اوقات کرتے ہیں - ان سب کو حکومت کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے - کہ وہ اپنے لئے کوئی اور ذریعہ روزگار تلاش کریں - کیونکہ یہ ذلت آفرین پیشہ جاری رکھنے کے لئے انہیں مزید اجازت نہیں دی جا سکتی - ڈاکٹر سرکاری خرچ پر ان کا معائنہ کریں گے اور مشورہ دیں گے - کہ ان میں سے کون کون کس کس کام کے لائق ہے -

ہیمبرگ کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے - کہ وہاں ۱۷۹۰ء سے ایک یہودی بنک چل رہا تھا - نازی گورنمنٹ نے اسے یہودیوں کے انتظام سے لے لیا ہے - یہودی ڈائرکٹر نکال دئے گئے ہیں - اور بنک کے مختلف حصے مختلف جرمن فرموں میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں -

سری نگر - ۱۶ جون کشمیر گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے - کہ راولپنڈی موٹر یونین نے کل سے راولپنڈی اور کوہالہ کے درمیان ہڑتال کرادی ہے - لیکن ریاست میں ہڑتال نہیں ہوئی - اور ٹریفک بدستور جاری ہے - تمام ریاستی مقامات سے برطانوی ہند تک لاریاں چل رہی ہیں کشمیر آنے والوں کو جموں کے رستہ سفر کرنا چاہئے - پکٹنگ کرنے والے بیس رضا کار جموں میں گرفتار کئے جا چکے ہیں - پنجاب پولیس نے ابھی تک اس معاملہ میں مداخلت نہیں کی - اور معلوم ہوا ہے - کہ جب تک ہڑتال پر امن ہے - مداخلت نہیں کرے گی -

شملہ ۱۶ جون گورنر اڑیسہ عنقریب رخصت پر جا رہے ہیں - زبردست افواہ ہے - کہ سر گریجا شنکر باجپائی ان کی قائمقامی کریں گے -

کانپور - ۱۶ جون مالکان کارخانہ جات کی ایسوسی ایشن اور مزدور سبھا کو تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشات کے مطابق گورنمنٹ کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے - کہ مزدور اور مالکان آپس میں سمجھوتہ کرلیں -

بارسلونا - ۱۶ جون پنڈت جواہر لال نہرو آج یہاں پہنچے آپ نے ہسپانوی حکومت کے وزیر خارجہ اور وزیر انصاف سے ملاقات کی - ملاقاتوں کے بعد آپ نے محاذ جنگ کا معائنہ کیا - آپ نے سرکاری افواج سے ہمدردی کا اظہار کیا -

لنڈن - ۱۶ جون قسطلان فتح کرلینے کے بعد جنرل فرانکو کی فوج آگے بڑھ رہی ہے - اب صرف چالیس میل کے فاصلہ پر ویلنشیا ہے - جسکے رستہ میں کوئی اہم مزاحمت نظر نہیں آتی -

کراچی - ۱۶ جون ریگل سینما کے دروازہ پر ایک پاگل مسلمان نے دو گورے سپاہیوں کے چھرا گھونپ دیا - ایک مجروح کی حالت خطرناک ہے - فقیر کو گرفتار کر لیا گیا -

لاہور - ۱۶ جون ہائیکورٹ نے پیر صاحب مکھڈ کی درخواست ضمانت نامنظور کردی - پیر صاحب پر نواب صاحب کالاباغ کے قتل کی سازش کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے -

لاہور - ۱۶ جون علاقہ نولکھا کے ایک گرجا سے بہت سی قیمتی دھاتوں کا بنا ہوا - ایک آٹھ من وزنی گھنٹہ جس کی قیمت دو ہزار سے زیادہ ہے چوری ہوگیا - پولیس نے ایک مسلمان پہلوان اور اس کے بارہ ساتھیوں کو گرفتار کرلیا ہے -

لاہور - ۱۶ جون - ماہوار رسالہ خضر راہ میں گزشتہ ماہ ایک مضمون شائع ہوا تھا - جسے حکومت نے فحش قرار دیتے ہوئے - اس رسالہ کے ایڈیٹر و پبلشر کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند مقدمہ چلانے کا حکم دیا ہے -

لاہور - ۱۶ جون پانچ سال ہوئے پرانی انارکلی سے ایک ہندو لڑکے کو ایک بازیگر اٹھا کر لے گیا - اور اسے ایک اور بازیگر کے ہاتھ فروخت کردیا تھا - وہ آج اس کے ساتھ اس علاقہ میں پھر رہا تھا - کہ پولیس نے شبہ کی بناء پر تحقیقات کی - تو یہ راز کھلا - بازیگر گرفتار کرلیا گیا ہے -

طہران ۱۵ جون - دولت ایران کے وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا - کہ امریکن ایرانی آئیل کمپنی کو ۱۹۳۶ء میں جو اجارہ تیل نکالنے کا دیا گیا تھا - اسے اس نے ترک کردیا ہے -

عدالت عالیہ میں درخواست نگرانی کی سماعت

احباب کو علم ہے - کہ سردار جسونت سنگھ صاحب مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ نے سردار عبد الرحمٰن صاحب بی اے کو چھ ماہ کی سزا ایک پوسٹر شائع کرنے کی بنا پر دی تھی - جس کا عنوان حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین دھرم تھا - اور عدالت سشن نے جرم کو قائم رکھتے ہوئے سزا میں تخفیف کردی تھی - اس حکم کے خلاف عدالت عالیہ میں نگرانی دائر کی گئی جس کی ابتدائی سماعت آج ۱۷ جون آنریبل مسٹر جسٹس بلیکر کے سامنے ہوئی - سردار عبد الرحمٰن صاحب کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بحث کی - بعد سماعت بحث فاضل جج نے سرکار کے نام نوٹس جاری کردیا -

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی